

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224822

UNIVERSAL
LIBRARY

مختصر کنفیس

جلسہ پختہ پنجم وۃ اعلیٰ

منقذہ

۱۲-۱۵-شوال ۱۳۱۵ھ مطابق ۸-۹-اپریل ۱۸۹۷ء

مرتبہ

منشی بہال احمد صاحب بیس کرا

انتظامی پریس کانپور میں چھپی

حکمت اسلامی

Checked 1965

متعدد ضرورتیں اسکی داعی ہیں کہ ہندوستان میں حکمہ افتا قائم کیا جائے تاکہ جن مسلمانوں کو مسئلہ دریافت کرنے کی ضرورت ہو وہ دریافت کر سکیں اور انہیں حقائق اور جلد جواب ملے۔ اگرچہ اب بھی علما جواب دیتے ہیں۔ مگر جہاں تک مشاہدے اور تجربے سے معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اکثر مسلمین جواب سے محروم رہتے ہیں۔ اور اگر جواب ملا بھی تو بہت دیر میں اور جواب کا محقق ارباب اطمینان ہونا تو مشکل ہی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارے علما کو اس اہم کام کی طرف خاص توجہ نہیں ہے۔ درس و تدریس وغیرہ مشاغل میں رہتے ہیں۔ بنا اور ضمناً اسے بھی کر دیتے ہیں۔

اکثر کے خیال میں فتوے نویسی آسان امر ہے۔ مگر حقیقت نہایت ہی مشکل ہو۔ اسکا نتیجہ ہوتا ہے کہ اکثر لوگوں نے مسئلہ دریافت کرنا چھوڑ دیا یا جو سامنے آگیا اس سے دریافت کر لیا اسے علم ہو یا نہ ہو اور اسنے بھی اپنے قیاس سے جو جی میں آئے کہد یا نفوذ باللہ اس سبب روضۃ العلماء نے تصدیق کیا ہے کہ چند عالم خاص اسی کام کے لیے معین کرے تاکہ وہ عام مسلمانوں کے سوالات کا جواب دیا کریں اور شب و روز مسائل کی تحقیق کیا کریں۔ وہیں سے ضروری مسائل کے مختصر سائلے بھی بچ ہو کر شائع ہوں۔ اس پر اسے حکمہ کا اجرا تو ہوتا ہو سکتا ہو کہ اہل مہمت پوری توجہ کریں اور اسکے لیے سرمایہ ہونا چاہیے لہذا ایک عالم خاص اسی کام پر مقرر کیے گئے ہیں جن صاحب کو جو مسئلہ دریافت کرنا ہو دفتر ندوۃ العلماء کو دریافت کر سکتے ہیں انشاء اللہ حتی الوسع جواب جلد یا جاوے گا مگر بشرط یہ ہے کہ دریافت کرنا لڑائی جھگڑے کی غرض سے نہ ہو۔

مختصر کفایت

Checked 1069

جلسۂ وۃ العلماء باستان پنجم

مرتبہ منشی منال احمد صاحب رئیس کڑا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

الحمد للہ کہ ندوۃ العلماء نے اپنے چار سال پورے کیے اور شوال کا مہینا جو حقیقت
جشن سالگرہ و ولادت ندوۃ العلماء کا مہینا ہی قریب اختتام پہنچا۔ لہذا غور ہو کہ
ہمارے مکی اور مذہبی بھائیوں کے کان لگے ہونگے اور انکی چشم انتظار کھلی
ہوگی کہ دیکھیے اس سال کس سمت اور شہر سے اس مبارک و عظیم اسلامی جشن کے
جلسے کی خبر آتی ہے اور نیرد دعوت دی جاتی ہے۔ اور پھر کارروائی کی اشاعت
ہوتی ہے۔ لاکلام ایسی شدید انتظاری حالت کا رفع کرتا، ہر فرسوس ہو۔

معزز ناظرین! نہایت ہی افسوس کے ساتھ آپکو اطلاع دی جاتی ہو کہ یہ عام
عظیم الشان اسلامی جلسہ طاعونی ترددات اور پریشانیوں کی وجہ سے جو ہم
اطراف ہند میں کسی نہ کسی طور دو وجہ سے پھیلی ہوئی ہیں اور حفظ صحت قائم رکھنے
ہی کی نیت سے جسکا قیام ایسے مجمع عام میں بہت ہی دشوار اور مشکل ہوتا ہے

جس میں تمام اطراف ہندوستان کے اصحاب شرفیت لائین اکثر ارکان ندوہ کی رائے میں یہ مناسب و مفید معلوم ہوا کہ بجائے اس پُر شوکت اسلامی عام جلسے کے ایک خاص جلسہ ندوۃ العلما جس میں اراکین ندوۃ العلما شریک ہوں ہوں۔ ای میں ہو کہ ندوۃ العلما کا صدر مقام ہے منعقد ہو۔ اس مجزہ ضروری جلسے کی اطلاع مطبوعہ خطوط کے ذریعے سے ممبران ندوۃ العلما کو دی گئی اور سہ ماہی ۱۳-۱۵- شوال ۱۳۵۷ ہجری مطابق ۹-۱۰ مارچ ۱۹۳۷ء کو روزِ شنبہ و چار شنبہ بعد از رت مولانا مسیح الزمان خان صاحب رئیس شاہجہان پور استاد حضرت نظام دکن خلد اللہ علیہ منعمہ ہوا جس میں اضلاع امرتسر ہوشیار پور۔ شاہجہان پور۔ پہلی بھیت۔ سہارن پور۔ علی گڑھ۔ کھنکھ۔ ندوہ۔ بارہ بنکی۔ فیض آباد۔ فتحپور۔ الہ آباد۔ مرزا پور۔ جبل پور۔ غازی پور۔ پٹنہ۔ بھلواری۔ غنیم گڑھ وغیرہ سے پُر جوش ہمدردان ندوۃ شریف لائے اس جلسے میں جو روائی ہوئی ہے یہ ناظرین ہے۔

رپورٹ سالِ زشتہ ناظم ندوۃ العلما کی جانب سے مولوی سید عبدالحی صاحب مددگارِ اعلیٰ نے پڑھ کر سنائی جس سے ثابت ہوا کہ ندوۃ العلما کے ساتھ ملکِ قوم کی ہر دی روز بروز ترقی کرتی جاتی ہے کیونکہ خطوط وصولہ اور رقم چسندہ اور اراکین ہر ایک کی تعداد بہ نسبت سالِ پویشہ کے زیادہ تھی جو اس حساب سے بخوبی ظاہر ہے۔ تعداد اراکینِ ام سلسلہ میں چھ سو سے بھی کم تھی اور سلسلہ میں قریب ایک ہزار کے ہو۔ علیٰ ہذا القیاس آمدنی بھی چار ہزار سے ترقی کر کے زائد از پانچ ہزار ہو گئی اور خطوط کی تعداد ۱۸۱۳ سے ۲۰۳۱ ہو گئی ہے۔ سالِ زیرِ رپورٹ میں کل خرچ چار ہزار ہوا اور زائد از چار ہزار تحویل میں باقی ہے۔

اس رپورٹ میں بہت ہی سچائی اور حسرت انگیز افسوس کے ساتھ جتنا
 طور پر بتایا گیا تھا کہ ندوۃ العلماء جسے گزشتہ جلسے میں معمم قصد علی کا ردائی کا
 کر لیا تھا قحط اور طاعون جیسی پریشان کن بلاؤں سے جنھوں نے اب تک ایک
 عام تشویش تمام ملک اور قوم میں پیدا کر رکھی ہو۔ اس سال بھی اپنی مجوزہ
 تجاویز پر عملدرآمد کرنے کا موقع نہ حاصل کر سکا۔ کیونکہ ملک اور قوم کے طبائع
 ایسی حالت میں کسی ایسے متم بالشان قومی و اسلامی کاموں کے کرنے کی توجہ
 راغب و تیار نہ تھے اور ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں کسی زبردست پیمانے پر
 امور مجوزہ پر عملدرآمد کرنا سخت دشوار بلکہ ناممکن تھا اور ندوۃ العلماء غیر محنت از
 چھوٹے پیمانے پر کسی کام کا شروع کرنا بالکل اپنی غفلت و غیبت کے خلاف
 سمجھتا ہے۔

اسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خان صاحب ریٹائرمنٹ پونٹن علی گڑھ
 نے اس قسم کی تقریر کے ساتھ تحریک کی کہ ندوۃ العلماء پر واجب ہو گیا ہے کہ جس قدر
 جلد ممکن ہو اب عملی کارروائی شروع کرے اور یہ افریقہ شہ ہے کہ تمام مجوزہ کاموں
 میں دارالعلوم سے زائد مفید کوئی کام دوسرے میں ہے لہذا اسکے افتتاح کے لیے
 فوری عملی کوشش لازم ہے اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ مقام دہلی جہاں الواقع اپنی
 ذاتی عظمتوں اور بزرگیوں کے اعتبار سے دارالعلوم کا سب سے زیادہ مستحق سمجھا
 گیا ہے اس لیے اس وقت تک ندوۃ العلماء کے سامنے کوئی ایسی قابل اطمینان
 بھروسہ بھر دینے کی توقع ہو سکے کہ دارالعلوم کا کام
 حسب ضرورت و خواہش نبھل سکے ساتھ جاری ہو سکے گا۔ اواکثر خاضع تحلیف
 دارکان ندوۃ العلماء بعد مسافت اور قدرت تعلقات کی وجہ سے خود اس بار
 کے اٹھانے کے مقابل میں کہ وہ شخص اپنی ہی ستوا اور جانی توڑ کر تعلق

کوششوں سے جو بشرط تائید ایڑ دی ہمیشہ باعث کامیابی ثابت ہوئی ہیں دہلی میں قائم کر کے افتتاح دارالعلوم میں کامیابی حاصل کرین اور یہ بھی قریب قریب ناممکن کے ہے کہ ایسے مہتمم بالشان کام کا بار صرف جناب مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب مفتی تفسیر حقانی کے سر پر رکھ کر آپ کو تکلیف والا یطاق دیجاوے اور بیشک جس طور سے ہم میں کا ہر ایک شخص تن تنہا ایسے بڑے بوجھ کو اٹھ کر کا با بی قریب محال خیال کرتا ہے ایسا ہی جناب حقانی صاحب کو بھی معذور خیال کرنا رن الضات ہوگا لہذا بوا دید حالت موجودہ اور ضرورت لاحقہ ہنگو دہلی سے ہٹنا مناسب ہو تاکہ دارالعلوم کے افتتاح میں تاخیر نہ ہو۔ اور مجھے اُمید ہے کہ خود ارب شہر اور تمام حامیان دہلی ہماری اس رجعت کو بنظر مصلحت قومی و ضرورت اشتغالی و خیر خواہی دینی ناجائز نہ قرار دین گے اور خالص دینی اور قومی حمایت کے جوش میں ہر طرح سے کافی مدد دین گے۔ بعد پرجوش مخالفت کے جسے سرگرم پیشرو مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری تھے کثرت رائے کے ساتھ یہ پھر ایک منظور ہوئی۔

اس سوال کے پیش آنے پر کہ ”پھر کون مقام ہوگا“ جناب صدر انجمن صاحب نے فرمایا کہ یہ پیشتر ہی سے طے ہو چکا ہے کہ ہر اعتبار سے دہلی کے بعد لکھنؤ دارالعلوم کا مستحق ہے لہذا دہلی سے ہل آنا ہی لکھنؤ کے دعوے کو زعمہ اور ثابت کرتا ہے۔ اور دراصل لکھنؤ میں ہر طرح کی آسائیاں اور امیدیں بھی ہیں۔ کیونکہ ندوۃ العلماء کے معزز اور پرجوش رکن رکن کی ایک بڑی تعداد خاص لکھنؤ اور اسکے قریب مقامات میں ہے جنکی سرگرم متقل کو شش اور انتظامات سے بلا وقت انتشار اللہ العزیز فوری کامیابی ہونے کی اُمید ہے اُن معزز ہمدردان ندوہ میں سے جس سے خاص انخاص اصحاب کے نام نامی لکھے جاتے ہیں تاکہ ہر شخص میری رائے پر

بجائے خود غور کر سکے۔

- ۱ جناب مولوی عبد المجید صاحب قرنگی علی گھنؤ۔
 - ۲ خان بہادری اطر علی صاحب کیل و رئیس عظم کا کورنگی میزبان جلسہ دوم نژہ العلماء
 - ۳ جناب منشی محمد حشام علی صاحب خلع الرشید جناب منشی امتیاز علی صاحب حوم و بھوال
 - ۴ جناب راجہ تصدق رسول خالصا صاحب میس و تعلقہ دار جہانگیر آباد۔
 - ۵ جناب مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب میس گھنؤ۔
 - ۶ جناب خان بہادر چودھری نصر علی صاحب میس سندیلو سکریٹری انجمن تعلقہ دار
 - ۷ جناب چودھری محمد عظیم صاحب رئیس عظم سندیلو۔
 - ۸ جناب حاجی شیخ قادر بخش صاحب میس دآزیری مجسٹریٹ فیض آباد۔
- اتفاق رائے کے ساتھ طوطا ہو کہ گھنؤ میں مفتوح دارالعلوم کے لیے کوشش کی جائے۔

مولوی حبیب الرحمن صاحب شروانی رئیس ضلع ملتان نے یہ تجویز پیش کی کہ چونکہ دارالعلوم کے جملہ درجات ادنیٰ۔ اوسطیٰ کا ایک ساتھ قائم کرنا اور ایسی بڑی عمارت بنانا کہ اسکے کام کو شروع کرنا بہت سہل ہو اور پڑھنا کو چاہتا ہے اور پھر یہ بھی قابل غور ہے کہ جب تک ہمارے جدید تجویز کردہ نصاب طرز تعلیم کے مطابق ابتدائی تعلیم سے فارغ شدہ ہوتا ہوں اسی درجے کا قائم کرنا کمان تک ضروری مفید ہو لہذا میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ نہ بحال مشربت اپنے تجویز کردہ اعلیٰ پیمانہ دارالعلوم پر پورے ابتدائی انتظامات کے ساتھ صرف ابتدائی درجہ کھولا جائے اور پھر یوں ہی رفتہ رفتہ حسب ضرورت ترقی دیکر کامل دارالعلوم کر دیا جائے۔ مولوی سید عبدالحی صاحب مدد کار ناظم اسل تائید کی اور یہ تجویز اتفاق رائے کے ساتھ منظور ہوئی۔

پھر مولانا سید محمد علی صاحب ظم ندوۃ العلماء نے یہ تجویز پیش کی کہ چونکہ یہ امر طے ہو گیا ہو کہ دارالعلوم شہر سے باہر لیکن قریب ہو لہذا اس غرض خاص کے لیے ایک وفد لکھنؤ جائے اور دسائے لکھنؤ بالخصوص منشی ہشتام علی صاحب رئیس عظم کا کوری صاحبزادہ منشی محمد امتیاز علی صاحب مرحوم وزیر ریاست بھوپال سے ایک کافی وسیع قطعہ زمین کا اس عمارت کے لیے حاصل کرے اور جب تک دارالعلوم کے قابل استعمال عمارت بنکر تیار ہو کوئی عمدہ مکان بکرا یہ لیکر کام جاری کر دیا جائے۔ اتفاق رائے کے ساتھ منظور ہوئی اور وفد کے لیے حسب ذیل احباب نامزد کیے گئے۔

- ۱۔ مولانا سید محمد علی صاحب ظم ندوۃ العلماء۔
 - ۲۔ مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب رئیس ضلع علیگڑھ۔
 - ۳۔ مولوی حاجی محمد یونس خاں صاحب رئیس ضلع علیگڑھ۔
 - ۴۔ مولوی فتح الزمان خان حبیبی شہا جہانپور ستاد حضور نظام دکن خلدیہ۔
 - ۵۔ مولوی خلیف الرحمن صاحب سہارنپوری خلیف مولانا احمد علی صاحب حوم محبت سہارنپوری۔
 - ۶۔ مولانا غلام مصباح فاضل ہوشیار پوری۔
 - ۷۔ مولوی حاجی محمد سید ظہور الاسلام صاحب رئیس فچپور۔
 - ۸۔ مولانا محمد حفیظ اللہ صاحب سابق مدرس انلی مدرسہ عالیہ ریاست رامپور۔
 - ۹۔ مولانا شبلی صاحب نقانی عظم گڑھی پروفیسر علیگڑھ کالج۔
- جلسہ قریب قرب درخواست ہو گیا۔

دوسرے دن کے اجلاس میں مولوی محمد شبلی صاحب نقانی نے نہایت غمناک درو انگیز تقریر کے ساتھ بیان کیا کہ جناب مولانا شاہ محمد امانت اللہ صاحب فیضی غازی پوری مرحوم کے انتقال فرمانے سے ندوہ اور قوم کو ایک سخت صدمہ پہنچا ہے۔

کیونکہ آپ نہ صرف پورب کے با اقتدار قابل تعظیم پیشواے قوم تھے بلکہ ندوے کے بھی بہت ہی بڑے معاون اور سرگرم رکن رکیں تھے لہذا تمام ارکان ندوہ کو اظہار افسوس کرنا اور جناب مولانا سے مرحوم کے لیے دعائے خیر مانگنا چاہیے۔ رکتی امید میں مولوی محمد یونس خان صاحب میس دماؤلی ضلع علیگڑھ نے نہایت پر جوش تقریر کی پھر تمام حاضرین جلسہ نے اظہار افسوس کیا اور فاتحہ پڑھا۔

مولانا محمد شبلی صاحب لغمانی نے تجویز پیش کی کہ دارالعلوم کا ابتدائی کام ایک سال تک ارکان انتظامی اپنی مالی قوت سے چلا کر ملک و قوم کو دارالعلوم کا نمونہ دکھائیں اور اسکے واسطے عام طور پر چندے کی درخواست نیکجائے لیکن جو صاحب و فوج جوش و ہمدردی سے کچھ دینا اور امداد کرنا چاہیں تو شکریے کے ساتھ قبول کیا جائے۔ یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی اور ایک خاص فہرست ارکان انتظامیہ چندے کی کھولی گئی۔

خان بہادر منشی اطہر علی صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ جو میموریل جلسہ انتظامی اپنے مقاصد اغراض کے ظاہر کر دینے کیلئے جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بالتقابہ کی خدمت میں پیش کرنے کی غرض سے تیار کیا ہو وہ جلسہ ندوۃ العلماء کی منظوری کیلئے پیش کیا جائے چنانچہ اُس انگریزی میموریل کا ترجمہ پڑھ کر سنایا گیا اور اتفاق رائے قرار پایا کہ اس میموریل کو مع ضوابط ندوۃ العلماء جناب خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل و خان بہادر چودھری نصرت علی صاحب سکریٹری انجمن تعلقہ داران جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ملاک معرہ ملی و شہابی و حجت کشمر اور دھکی حضور میں پیش کریں۔

مولوی سید عبدالحی صاحب مدوگاز انجم نے حسب خواست طلباء اسکول یہ تجویز پیش کی چونکہ گورنمنٹ نے تعلیم دینیات کے واسطے وقت دینا منظور فرمایا

لنڈا کا پور کے انگریزی خوان طلبا کیلئے اسکا انتظام کیا جائے۔ بالاتفاق منظور ہوئی۔ اور جناب مولوی عبداللطیف صاحب مفتی زندہ نے اس خدمت کو اپنے ذمے لیا اور افسر تعلیم سے خط و کتابت کرنے کا اختیار ناظم صاحب کو دیا گیا۔ اور دیگر ضروریات اور انتظامات کے لیے روسائے شہر کی ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جسکی ممبری کیلئے چند اشخاص اُسی وقت نامزد کیے گئے۔

پھر مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے یتیم خانہ کا ن پور کی جو کہ ندوۃ العلماء کے زیر نگرانی دسرپرستی ہو رپورٹ پیش کی اس رپورٹ میں دو باتیں قابل لحاظ تھیں۔

اول یہ کہ اسکے بانی مبنی صرف حاجی حسینی متا کو فروش ہیں جنہوں نے جائداد الیبتی با پنج ہزار جسکی ماہوار آمدنی پینتیس روپے ہو وقت کردی ہو اور آب اونکے دیگر ہم پیشہ بھی اعانتہ کرتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء کی درخواست پر جناب نوب لفسٹ گورنر صاحب بہادر بالفتابہ نے ساٹھ یتیموں کا دینا منظور فرمایا ہے اور تمام اضلاع صوبہ الہ آباد میں حکم روانہ کر دیا ہو چنانچہ اس وقت تک چالیس یتیم بچے مختلف اضلاع سے آچکے ہیں اور سب سے زیادہ یہ کہ فی لڑکا دو روپے ماہوار دینے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ ظاہر ہے کہ ندوے کی یہ کارروائی کس قدر قابل مسرت ہو۔ کیونکہ اگر وہ ایسی درخواست نہ کرتا تو یقیناً یہ معصوم مسلمان بچے عیسائیوں کے ہاتھ پڑ کر بے دین یا عیسائی ہو جاتے۔ جاے غور ہے کہ ایک عیسائی یا ہندو کے مسلمان ہونے پر تو ہمارے بھائی بہت بڑی مسرت ظاہر کرتے ہیں۔ پھر کیا ایسے کثیر القعدا مسلمان بچوں کو عیسائیت اور سیلہ دیتی سے بچا لینے پر سرور اور غطوظا ہونگے۔ پھر کیا ہمارے بھائیوں کی

خالی خولی مسرت قابل تعریف ہو سکتی ہے؟ نہیں نہیں اس باب میں اظہار مسرت کے یہی معنی ہیں کہ ان یتیم بچوں کی اعانت و ہمدردی کیجاوے اور ہر مسلمان بقدر امکان بجائے خود کوشش کرے انکی خور و نوش تعلیم و تربیت وغیرہ کے پورے سامان ہتیا کر دے والا در صورت کی سسرما یہ خوف کیا جاتا ہو کہ کہیں ہماری مہربان گوشت پھر انھیں لیکر عیسائیوں کو نہ دیدے اور یہ یتیم بچے ہمارے ہاتھوں سے جاتے رہیں جسکی بدنامی سے دنیا اور مصیبت عقی من رد سیاہی ہو اور دوسری قوین بہت ہی ذلت اور حقارت کی نگاہوں سے دیکھیں۔ مہر مسلمان بھائیو یہ بہت بڑا ضروری اور دینی کام ہے اسین ہرگز غفلت و سستی نہ کر و صرف تمہاری توجہ اور مستعدی کی دیر ہے والا تم اب بھی بہت کچھ کرتے ہو لیکن بد انتظامی سے۔ قریب مغرب دعا سے ترقی مسلمانان د اسلام دکا میا لی معاصد ندوة العلماء پر جلسہ برخواست ہوا۔

کاروائی وفد و جلسہ ہائی لکھنؤ

۱۶۔ شوال روزِ پنجشنبہ کو وفد مذکور لکھنؤ روانہ ہوا اور خان بہادر منشی اطہر علی صاحب کی کوٹھی پر مقیم ہوا۔ اُسی روز شب کو جناب منشی قشام علی صاحب کی خدمت میں مذکورے کی خواہش پیش کی گئی۔ ہمارے فیاض طبیعت و دریا دل ہمدرد قوم بھی خواہ اسلام نوجوان نے جس مسرت اور دلی مسرت کے ساتھ اس خواہش کو پورا کیا اور اس زبردست اسلامی و قومی خدمت میں مستعدی ظاہر کی وہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنے والد ماجد کے نعم الخلف اور پورے جانشین ہیں آپنے نہایت خندہ پیشانی اور دلی رضامندی کے ساتھ فرمایا کہ میری زمین حاضر ہے جسقدر مطلوب ہو مجھے کچھ عذر بھی نہ ہو گا جزا اک اللہ مر حبا کیون نہو آخر کیے

باپ کے بیٹے ہیں۔

زمین دیکھی گئی جو کاکوری کی سڑک پر خواجہ الماس کے باغ کے متصل ہے
ہر شخص نے پسند کی۔ پھر دیگر مقامی ضروریات اور فراہمی سرمایہ کے واسطے
ایک خاص جلسہ منعقد ہوا اور ایک سب کمیٹی معزین لکھنؤ وغیرہ کی قرار پائی جسکو
سکرٹری منشی احتشام علی صاحب قرار پائے اور یہ بھی قرار پایا کہ
فی الحال سب آمدنی آپ ہی کی تحویل میں رہے۔ تجویز مکان کا کام مولوی حکیم
عبدالغنی صاحب کے سپرد کیا گیا جو آپ کے واقفیت پیشہ والوں کے اعتبار
بہت ہی مناسب ہے۔ چندے کے وقت بھی ہمارے فیاض نوجوان نے بہت
بڑی بھر دی دکھلائی اور مبلغ پانسو روپے اس ابتدائی درجے کے ایک سالہ
خرچ میں دینے کا وعدہ فرمایا۔ اور جناب حکیم عبدالغنی صاحب نے سو روپے
اور حاجی شیخ قادر بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس شہر فیض آباد نے
سٹور روپے دینے کا وعدہ فرمایا اور جناب راجہ تصدق رسول خان صاحب
بہا درسی۔ ایس آئی تعلقدار جہانگیر آباد نے خاص توجہ کی لیکن قبل از داپسی وہ
کوئی تعداد چندے کی ظاہر نہیں فرمائی تھی اگرچہ کامل امید ہو کہ آپ ایک ہزار
روپے سے کم نہ دیں گے۔ اس سب کمیٹی کے خاص ممبر یہ ہیں۔

جناب مولوی عبدالمجید صاحب فرنگی علی برادر زادہ حضرت مولانا محمد نعیم
صاحب مظہر العالی فرنگی علی۔ جناب مولوی عبدالرؤف صاحب خلف مولانا
شاہ عبدالوہاب صاحب فرنگی علی۔ جناب راجہ تصدق رسول خان صاحب
تعلقدار جہانگیر آباد سی۔ ایس۔ آئی۔ جناب چودھری محمد عظیم صاحب عظیم
سندیلہ۔ جناب چودھری نصرت علی صاحب سکرٹری انجمن تعلقداران اودھ۔
خان بہادر منشی محمد علی صاحب رئیس و وکیل۔ جناب مولوی حکیم عبدالغنی صاحب

لکھنؤی - مولوی عبدالعلی صاحب آتشی مدراسی - جناب شی احتشام علی صاحب
سکرٹری سب کیٹی لکھنؤ۔

وند کا مسرت خیر نتیجہ

جس قوی اور فوری کامیابی کی امید پر ارکان مذوقہ العلماء نے دہلی جیسے معظم و
مقدس شہر کو باوجود اختیار کے چھوڑ کر لکھنؤ کو اختیار کیا تھا واقعی اُسکے آغاز
حسب خواہ امید نظر آئی اور سالیکنہ کوسٹ از ہار شس پدیاست کا مضمون پیش
نظر ہوا۔ امید کامل ہو کہ معززین و زو سائے اودھ بالخصوص
ارباب لکھنؤ اس سب سے زبردست مہتمم بالشان دینی و قومی و
علمی کام میں پوری پوری ہمدردی کے ساتھ حصہ لین گے۔
اور بہت ہی قریب زمانے میں تمام دنیا میں ثابت کر دیں گے کہ جس زبردست
اعتماد پر اراکین نردہ ہمارے صدر اور شہر میں دارالعلوم قائم کرنے کی غرض سے
آئے تھے بالکل ٹھیک ہو۔ یہ دیکھیے دارالعلوم کی عمارت عظیم الشان ہمنو بنا کر
تیار کر دی جو کیننگ کالج اور کالون کالج تعلقداران اور نامور ترین خاندان
فرنگی شل سے ملکر ہمارے شہر اور صوبے کی دینی - قومی - علمی - ملکی عظمت و
شہرت کو پورا کرتا ہو کیونکہ یہ واقعی وہ کام ہے جو دوامی ناموری اور آرام کا قوی
سبب ہوگا۔ دین اور دنیا کی عزت تمام ممالک و بلاد میں فرش سے لیکر عرش
تک حاصل ہو جائے گی۔ ہمارے معززین اودھ کی فیاضی و دریا دلی غالباً تمام
بلاد ہند سے بڑھی ہوئی ہے جسکا ثبوت ہلکو خاندانی تقریبات اور روزانہ فیاضیوں
اور بخششوں سے بخوبی ملتا ہے لہذا ممکن نہیں کہ اس زبردست قومی و مذہبی ترقی
میں کچھ بھی کمی کی جائے کیونکہ یہ زبردست قومی و مذہبی برنامہ ہے۔ یہ دارالعلوم

وہ دارالعلوم ہے جسکی نظیر نہ صرف ہندوستان بلکہ بڑے بڑے اسلامی بلاد میں بھی
انشاء اللہ العزیز بنو گی اور اگر ہمارے معززین اودھ اور ہند نے کامل توجہ
فرمائی تو اب دیکھ لیں گے کہ ہندوستان علی الخصوص لکھنؤ دنیا کے طالبان علم
و کمال کا مرجع ہو گا۔ ہر ملک و قوم و طبقے کے مسلمان جمع ہو گئے۔ کمالات اسلامی
اور علوم عربی کا مرکز بنے لکھنؤ سے ٹھکر نہیں معلوم کن کن دور و دراز ممالک کے
علمی کشت زار کو سرسبز کرنے لگا جو اسوقت بالکل ہی پژمردہ اور برفت زدہ
ہو رہے ہیں۔ اس زبردست بحر علم و کمال کی فیضرسانی دریا سے گنگا اور جنت
اور نیل کو مات کرے گی اور پرستار ان علم و کمال اسی میں ہشتان کرینگے

لطیفہ

حضرات ناظرین آپ جانتے ہیں کہ ارکان مذہب کو اب کیون دارالعلوم کے قیام
میں عجلت ہو۔ سنیے اور فاطمہ ہو کر سنیے مذہب العلماء نے خدا کے فضل سے
اپنی عمر کے چار سال پورے کر لیے ہیں۔ ہندوستان وغیرہ کے اسلامی رسوم
رواج کی رو سے اب اسکے کتب اور تقریب بسم اللہ کے ایام بہت ہی قریب
آ رہے ہیں صرف چار ہی مہینے باقی رہ گئے ہیں پھر جناب کیونکر نہ عجلت کی جائے
ایسے بڑے مشہور و معروف ہونہار کا جشن مکتب و مکتب کچھ ایسا ویسا ہو
نین سکتا بلکہ الحمد للہ کہ اس تقریب کی میزبانی ادا کرنے والے بھی ایسے ویسے
تنگدل اور پست ہمت نین ہیں ہم ابھی اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں کہ اسکے
پہلے جشن سالگرہ کی تقریب کو صرف ایک معزز دریا دل رئیس کا کوری اور کیل
لکھنؤ جناب منشی اطہر علی صاحب نے کس دھوم دھام سے کیا تھا پھر ایک
جماعت کثیر کیا کچھ نہ کرے گی۔ جناب اسی امید نے تو ہر طرف سے ہماری باغین مڑتی ہیں

لو مبارک اسم مسلمانان قوم اب وہ وقت سعید آگیا بس اب غفلت دلو پروائی
کو چھوڑیے اور موقع کو ہاتھ سے بچانے دیجیے۔

ہم اس موقع پر جناب راجہ صاحب بہادر والی نان پارہ
کو خاص توجہ دلائیں گے کیونکہ آپ کا نام نامی اس وقت اسلامی مذہبی خدمات
میں کچھ کم حصہ نہیں لے رہا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کوئی اسلامی خدمت جو
دینی و دنیاوی فائدہ دے اور شہرت و عزت کا باعث ہو نہیں ہو سکتی۔ پھر یہ
بھی کہدینا جائز ہے کہ ہمارے راجہ صاحب بہادر کی جانب بہت کچھ امید بھری
نگاہیں پہلے ہی سے پڑ رہی ہیں۔

اولو الغرم اہل اسلام کی خدمتیں ضروری التماس

ابھی تک اس عاجز کاروی سخن زیادہ تر مغزین و روساے اودھ کے
جانب تھا لیکن اب میں اپنے تمام بزرگوں اور بھائیوں کی خدمت میں عرض
پر داز ہوں کہ یہ دارالعلوم جو مذہبی اور قومی ضرورت کے پورا کرنے اور علمی و
اسلامی غلطی کے از سر نو زندہ کرنے کے لیے قائم کیا جاتا ہو بلا تخصیص تمام
ملک اور تمام مسلمانوں پر اسکے کیساں حقوق ہیں صرف اسوجہ سے کہ وہ اودھ میں
قائم ہوتا ہو روساے دکن اور اہل پنجاب اسکے حقوق سے چشم پوشی نہیں کر سکتے
جیسا کہ وہ دکن یا پنجاب میں قائم ہوتا تو روساے پورب اسکے حقوق سے سبکدوش
نہیں ہو سکتے تھے علاوہ اسکے اودھ میں قائم ہونے سے یہ ضرور نہیں کہ صرف
اس سے روساے اودھ متمتع و مستفید ہوں اور دوسرے ملک والے اس سے
محروم رہ جائیں وہ اگرچہ عامۃ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے فائدے کی
غرض سے قائم ہوتا ہے لیکن اسکے لیے ایک نہ ایک مقام پر قائم ہونا

ضرور ہو پس جہاں وہ قائم ہوتا دوسرے مقاموں کے رہنے والوں کو یہی خیالات پیدا ہو سکتے تھے ایسے تمام مسلمانوں کو اسکو قومی و مذہبی ضرورت کا پورا کرنے والا اور اسلامی شوکت کا زندہ اور تازہ کرنے والا مدرسہ سمجھ کر اسکے قیام و بقا کے لیے یکساں کوشش کرنی چاہیے تاکہ پھر از سر نو اہل علم اور باکمال بزرگوں کے فیض سے ہندوستان معمور ہو جائے اور اسلامی اور روحانی عظمت کے انوار سے مسلمانوں کے دل و دماغ روشن و شگفتہ ہوں۔

ہکود سہای پنجاب کی عالی دماغی اور روشن خیالی سے کامل امید ہو کہ وہ اصلی اور حقیقی ضرورت پر لحاظ کر کے اسطرح دارالعلوم کے ساتھ دلاویزی ظاہر کریں گے جیسا کہ انکو ندوۃ العلما کے ساتھ ابتدا سے ہو اور انھوں نے سب سے پہلے ندوۃ العلما کی ضرورت کو تسلیم کیا ہو اور اسکی شرکت کو باعث فخر و سعادت سمجھ کر پہلے ہی اختیار کیا ہو۔

اسطرح اہم روسائے اودھ سے بھی امید ظاہر کرتے ہیں کہ جسطور پر روسا پنجاب نے ابتدا سے اس قومی ضرورت کو محسوس کر کے ندوۃ العلما کے ساتھ دلاویزی ظاہر کی ہے یہ حضرات بھی ندوۃ العلما اور دارالعلوم کے ساتھ ویسی ہی دلچسپی پیدا کریں گے اور اس بات کا خیال کر کے کہ دارالعلوم انکے بیان قائم ہوتا ہو اس مہمان عزیز کی میزبانی میں دے دے قدم قدمے قلمے سخن غرض کہ انکے امکان میں جہاں تک ہو کوشش کریں گے کیونکہ ان حضرات کی عالی ہمتی اور بلندوصلگی سے یہ توقع ہماری کچھ بیجا نہیں ہے اہل اودھ کی مہین جققہ بلند بین وہ تمام ملک پر ظاہر ہے۔

ایسے امید ہو کہ وہ اس بارے میں بھی اپنی عالی ہمتی کے جوہر دکھائیں گے اسطرح ہکو اسلامی ریاستوں سے امید ہو کہ وہ اس اسلامی یادگار کے قائم کرنے

مین اپنی داد و دہش سے کام لین گے خصوصاً دولت اصفیہ و کن
جو اس وقت تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی لطا و مادی ہوا اور سنے ابتدا ہی
مین ندوۃ العلما کے ابتدائی مصارف کے لیے سو روپے ماہوار مقرر
کر دیے تھے اب وہ وقت آ گیا ہے کہ ان تہیدی کارروائیوں کا نتیجہ ظاہر ہو
اور ہمارے علی حضرت قومی شوکت خلد اللہ ملکہ اور اُنکے وزیر
خوش تہذیب نواب وقار الامرا بہادر اور نیز دیگر اعیان سلطنت خصوصاً
نواب سکندر جنگ وقار الامرا بہادر اور میر کبر نواب سرخو شید جاہ بہادر اپنی
فیاضی سے دارالعلوم کے لیے مستقل سرمایہ کر کے مسلمانوں کی کشت امید کو سرسبز
و شاداب فرما دیں گے بلند ہمت کے سامنے یہ کوئی بڑی چیز نہیں ہے وہ
چاہیں تو ایک دارالعلوم کیا ایسے ایسے دس دارالعلوم قائم کر سکتے ہیں۔

اسی طرح ریاستہاں بھوپال۔ رامپور۔ ٹونک۔ بھاو پور۔ جونا گڑھ وغیرہ
سے ہکو کافی مدد مل سکتی ہے اور یہ سب ریاستیں اس کس پرستی کے زمانے میں
غنیمت کہیں اور دولت غظلی ہیں اور علم و علما کی سرپرستی میں ضرب المثل ہو
رہی ہیں جو قدر دانی علما کی بھوپال و رامپور میں ہمیشہ سے ہو اس کو سب جانتے
ہیں جونا گڑھ کے وزیر ریاست امیر الامرا ناصر الاسلام صبد اعظم خان بہادر
شیخ بہاء الدین خان صاحب سی۔ اس۔ آئی کی توجہ اسی سے ظاہر ہے
کہ جب سے ندوۃ العلما قائم ہوا ہی سو روپیہ سالانہ برابر بھیجتے رہتے ہیں اور اکثر
جلسوں میں انکی طرف سے وکلاء شریک ہوئے ہیں ہکو امید ہے کہ دارالعلوم کے
لیے ریاست کی طرف سے مستقل سرمایہ کر دیں گے

سب سے زیادہ دارالعلوم کو ریاست رامپور سے مدد لینے کا حق حاصل
ہو اس لیے کہ یہ ریاست ہمیشہ سے علمائے اودھ کی سرپرست ہو اور علاوہ انکو

وہ مالک مغربی و شمالی میں واقع ہوا اور اودھ سے بہت قریب ہی نواب
 خلد آشیاں کا عہد مبارک ابھی لوگ بھولے نہیں آج وہ زندہ ہوتے تو ہکوم پر
 مستغنی کر دیتے انکی فیاضی کی صد ہا مثالیں ہیں ایک بڑی مثال یہ ہو کہ باوجودیکہ
 انکو انگریزی تعلیم سے دلچسپی نہیں تھی مگر جب علیگڑھ کالج کی بنیاد رکھی گئی تو انھوں نے
 کالج کی ایسی پیش بہادری جس سے وہ ہمیشہ کے لیے کالج کے پیرن دولی و
 سرپرست قرار دیے گئے ہکو امید ہو کہ انکے جانشین اور نعم الخلف جناب
 نواب حامد علیخان صاحب بہادر فرمانروا اسی حال دارالعلوم میں ایسی
 کافی مدد دین گے جس سے انکی ریاست اور انکے جذبہ زورگوار کے نام و نمود کو
 ترقی ہوگی اور انکے وزیر نواب محمد اسحاق خان بہادر جو ایک عالی حوصلہ
 اور روشن خیال مدبر ہیں اپنی کوشش سے مسلمانوں کو نیکو گذاری کا جلد موقع دیں گے۔
 بہر حال یہ دارالعلوم بلا تخصیص تمام مسلمانوں کا دارالعلوم اور خود دین
 اسلام کی شوکت و عظمت کو زندہ کرنے والا ہو۔ اگر مسلمان روسا تھوڑی تھوڑی
 مدد بھی کریں گے تو امید ہو کہ ایسی بنیاد مستحکم ہو جائے گی اور تمام علماء و مشائخ کی
 کوششیں جو صرف مسلمانوں کی بہبودی کے لیے اور اسلام کی شوکت کی بڑائی
 ہو رہی ہیں بے سود اور رائگان بن جائیں گی۔

خداوند عالم مسلمانوں کو اپنی صلاح و فلاح کی طرف متوجہ کرے
 اور جو کام خاص اسکے لیے شروع کیا گیا ہو اسکو پورا کرے۔ وہ جیسی و نعم الوکیل

خاکسار ہمال احمد علوی عفی عنہ



دارالعلوم اور کتب خانہ

ایک زمانہ تھا کہ ارکان ندوۃ العلماء دارالعلوم کے فوائد تحریر و تقریر کے ذریعے سے بیان کرتے تھے تو اہل اسلام نہایت بیابنی کے ساتھ پوچھتے تھے کہ دارالعلوم کب قائم ہوگا؟ یہاں تک کہ بعض احباب نے جب دارالعلوم کے لیے چندہ دینا چاہا اور ارکان ندوۃ العلماء نے اس خیال سے قبول نہیں کیا کہ جب دارالعلوم کے کھولنے کا وقت آئیگا تو ہم چندہ بھی لین گے اسوجہ سے ارکان ندوہ پر یہ الزام دیے جاتے تھے کہ وہ صرف خالی باتیں بنا نا جانتے ہیں علی کارروائی لسنے نہیں ہو سکتی۔ اب خدا کے فضل سے وہ زمانہ آگیا ہے کہ ہم انکو اس بات کا مرزدہ سنائیں کہ جس دارالعلوم کے قائم کرنے کا ندوۃ العلماء نے ارادہ کیا تھا اور جس کے لیے عالی ہمت مسلمان چندہ دینا چاہتے تھے اسکے کھلنے کا وقت قریب آگیا ہے۔ وہ ہمارا کام تھا کہ اسکی ضرورت اور فوائد سے آپکو آگاہ کر دیں اور یہ آپ کا کام ہو کہ آپ اپنی عالی ہمت اور فیاضی سے اس اسلامی ضرورت کو پورا کر دکھائیے جس سے ہم اور آپ اور عام اہل اسلام انشاء اللہ تعالیٰ متمتع ہونگے اور آئندہ نسلوں کے لیے سرشتیہ کمال اور آپ کے لیے صدقہ جاریہ اور باقیات صالحات ہو کر آپکے نام نیک کو دوام بقا کا خلعت بخشے گا۔

اس دارالعلوم کے لیے ابھی بہت کچھ کرنا ہے مگر سرمدست ایک ضرورت کی طرف آپکو توجہ دلائی جاتی ہے جو اسکے کھلنے کے ساتھ ہی پیدا ہوگی اور وہ کتب خانہ ہے۔ جیسا کہ دارالعلوم عظیم الشان ہو ویسا ہی اسکا کتب خانہ بھی عظیم الشان ہونا چاہیے۔ مگر بالفعل درجہ ابتدائی میں جن کتابوں کی ضرورت ہو انکی ایک فہرست پیش کی جاتی ہے۔ خواہ روپے سے اس ضرورت کو پورا کیجیے یا جو حضرات کتابیں دیکھیں وہ کتابیں

حنایت فرامین یہ ایسا دشوار کام نہیں ہو جسکے لیے زیادہ فیاضی اور محنت سے کام لینا پڑے اگر روسا دینی توجہ کریں تو یہ ضرورت بہت جلد پوری ہو سکتی ہو بلکہ تاجر ان اور مالکان مطبع کی توجہ سے بھی یہ کام پورا ہو سکتا ہو۔

فہرست ان کتابوں کی جنکی دارالعلوم میں بفضل ضرورت ہے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
میزان منقشب	۲	اوضح المسالک	۴	شرح تہذیب	۶
صرت میر	۱۰	کافیہ	۶	شمسیہ متن قطبی	۱۰
علم الصیغہ	۲	شرح ملا جامی	۲	قطبی	۹
نقد و الصرف	۲	مفصل زعفرانی	۱۲	میر قطبی	۵
ہدایۃ الصرف	۲	معنی اللبیب	۴	رشیدیہ	۴
فصول اکبری	۲	تحفۃ المفتاح	۳	تہذیب مولانا ابو غفور سالی	۳
مفتاح الادب	۳	عروض المفتاح	۳	المعتمد فی المقفد	۳
درایۃ الادب	۱۰	لیفٹ	۵	رسالہ حمیدیہ	۵
منتخبات العربیہ	۵	انٹرمیڈیٹ کورس ہونے	۵	اصول شاسی	۴
مجموعہ نغمہ	۲	دیوان ابوالقاسم	۲	قدوری	۹
عوامل مصریہ	۲	منہات بن حجر	۲	مراقی الفلاح	۱۲
شرح مایۃ عامل	۴	کفایۃ المتحفظ	۴	بشکوۃ شریف	۳
تقویم اللسان	۳	انشای حسن عطار	۸	ریاض الصالحین	۸
ہدایۃ النحو	۳	حسن التوسل	۳	علم الفرائض	۲
الفیہ بن مالک	۹	ایسا غوجی میزان منطق	۱۲	فرائض شریفی	۱۲
شرح الفیہ للسیوطی	۱۰	قال قول	۱۲	تاریخ الخلفاء	۴

تفسیر جامع البیان	۷۰	اطول	۷۰	صرح	۷۰
نوادرا اصول	۱۰	فقہ اللغہ ثعالبی	۷۰	صحاح	۷۰
مختصر معانی	۲	شفاء الہلیل	۷۰	قاموس	۷۰
مطلوب مع حاشیہ سید	۷۰	کتاب التعلیقات لیسید جرجانی	۷۰	منتقى الارب	۷۰

شکریہ

نہایت خوشی کی بات ہو کہ مولوی عبداللطیف صاحب منصف اکبر پور ضلع کانپور نے بلا استدعا فیاضی کے ساتھ سو روپے خاص کتب خانے کی مدین میں دیے ہیں تاکہ اس روپے سے حدیث تفسیر اور فقہ کی کتابیں لیجائیں اور وہ دارالعلوم کے کتب خانے میں رہیں۔ یہ پہلی رقم ہے جو اس مدین منصف صاحب نے بھیجی ہے جس سے امید ہو کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس حدیث کے مصداق ہونگے من سن سنہ حسنہ فله اجر با واجر من عمل بہا۔ ہکو امید ہو کہ اہل اسلام جلد اپنی عالی ہمتی سے اس ضرورت کو پورا کر دیں گے اور یہ اُنکے لیوناد آخرت اور ہمیشہ کیلئے صدقہ جاریہ بنیگا۔

دارالافتاء میں کتابوں کی سخت ضرورت

چونکہ آج کل معاملات میں نئی نئی صورتیں پیش آنے لگی ہیں اور جب وہ علماء کی محدث میں پیش کیجاتی ہیں تو بعض ضیق فرصت کی وجہ سے اور اکثر کتابوں کے موجود نہ ہونے سے اُن ضروری مسائل کے جواب نہیں دے سکتے پس اُن لوگوں کو جو تعلقات دنیاوی کے ساتھ تجارت یا صنعت و حرفت یا کسی دوسرے شغل میں مصروف ہیں وہ وقتیں ہمیش آتی ہیں یا تو ان معاملات کو چھوڑ دینا پڑتا ہے جسکی صحت و فساد میں انکو شبہ ہو یا اُنکے مرکب ہوتے ہیں اور فساد معاملہ کی صورت میں دنیا کے پیچھے اُنکی آخرت بھی

بگڑتی ہو (عیاذ باللہ) یہ دونوں صورتیں نقصان کی ہیں ایک مین دنیاوی نقصان
ہو دوسری مین دہال آخرت۔

ندوة العلم اس ضرورت پر لحاظ کر کے یہ تجویز کیا کہ ایک دارالافتا قائم
کیا جائے جس میں دو چار عالم خاص اسی کام میں اپنے اوقات کو صرف کریں اور انکی
تحقیقات بڑھانے کی غرض سے کتب خانہ جمع کر دیا جائے جب وہ خاص اسی کام
کے لیو ہونگے تو سائلوں کو جواب بھی جلد ملے گا اور جو کچھ وہ جواب دین گے وہ
قابل اطمینان بھی ہوگا۔

اس تجویز کو منظور ہوئے تین برس ہوئے مگر ہمارے مسلمانوں کا یہ حال ہو
کہ انکے فائدے ہی کی غرض سے کوئی بات کیون نہ تجویز کی جائے انکو اسکی طرف
مطلقاً اعتنا نہیں ہوتا اسی وجہ سے انھوں نے اس تجویز کی جانب بھی قطعاً توجہ
نہیں کی اور اسکے لیے کچھ ایسا سرمایہ نہوا کہ اُس سے یہ محکمہ کھولا جاتا تاہم ارکانِ ندوۃ
نے ضرورتوں کا خیال کر کے ایک فاضل اور مستعد عالم کو اس کام کے لیے مقرر کر دیا
اب وہ فتویٰ لکھتے ہیں اور باوجودیکہ دارالافتا کے کھولے جانے کی شہرت نہیں ہوئی
صرف سال گذشتہ میں پانسو استفتے باہر سے آئے جنکا جواب انھوں نے لکھا اس
اندازہ ہو سکتا ہو کہ ملک و قوم کو دارالافتا کی کس قدر ضرورت ہو

گو کہ جیسا ارکانِ ندوۃ کا خیال ہے صرف انکے تقرر سے وہ بات اب تک حاصل
نہیں ہوئی تاہم مستفتیوں کو فی الجملہ آرام ہوا۔ مگر ایک دوسری دقت اب تک کچھ بھی
رفع نہیں ہوئی وہ یہ کہ مفتی خاٹے میں کتابیں نہیں ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ بغیر کتب خانہ
کے عظیم الشان کام خاطر خواہ نہیں ہو سکتا کتابوں کا جمع کر لینا کوئی بڑی بات
نہیں اگر اہل ہمت متوجہ ہوں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ایک عالمی ہمت اس
زمانے میں بھی ایک ایک لاکھ دو دو لاکھ روپیہ صرف کر دنیا کوئی بڑی باعین

سمجھتا اور یہ تو معمولی بات ہو کہ تین چالیس ہزار روپے لگا کر اکثر لوگ مسجدیں بنوادیتے ہیں اگر وہ صدقہ جاریہ ہو تو یہ بھی باتیات صالحات ہی مسلمانو ہمت کرو اور اس کام کو ادھورا نہ چھوڑو ہم کتابوں کی فہرست دیتے ہیں جنہیں ناموں کے ساتھ قیمت بھی لکھدی ہو تاکہ اہل اسلام آسانی سے اس ثواب کو حاصل کریں۔

فہرست کتب جنکی محکافت میں ضرورت

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
تفسیر	۴	موطا امام مالک مع مسوی	۴	حجج امام محمد	۴
تفسیر کبیر	۴	و مصنفی	۴	فتہ	۴
تفسیر روح المعانی	۴	موطا امام محمد مع تعلق المجد	۴	ہدایہ	۴
تفسیر منطری	۴	شرح معانی الآثار للعلما	۴	قاضی خان	۴
تفسیر احمدی	۴	عمدة القاری شرح صحیح بخاری	۴	فتاویٰ بزاز	۴
اتقان فی علوم القرآن	۴	مرقاۃ شرح مشکوٰۃ	۴	بحر الرائق	۴
شرح شاطبیہ	۴	زرقانی شرح موطا	۴	طحاوی	۴
حدیث و مایاں سہا	۴	قطلائی مع نووی	۴	کتاب الخراج امام ابی یوسف	۴
صحیح بخاری	۴	اشعة المعات	۴	جامع صغیر امام محمد	۴
صحیح مسلم	۴	تخریج زلیعی	۴	جامع الرموز	۴
جامع ترمذی	۴	آثار امام محمد	۴	فتح القدیر ابن ہمام	۴
سنن ابی داؤد	۴	مجمع بحار الانوار	۴	بنیہ شرح ہدایہ لعینی	۴
نسائی مع حاشیہ سیوطی و	۴	تدریب الراوی	۴	عینی شیح کنز	۴
سندی	۴	اللائی المصنوعہ فی	۴	تختہ المحتاج شرح منہاج	۴
ابن ماجہ	۴	احادیث الموضوعہ	۴	حاشیہ ابن عثیمہ علی شرح مختصر الخلیل	۴

وظائف کی ضرورت

اگرچہ کہ دارالعلوم کی علمی کارروائی اب شروع ہو گئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اسکا افتتاح ہو جائیگا اور تجویز حال کے موافق لہفل اسکا ابتدائی درجہ کھولا جائیگا جس میں صرف نوٹکی پوری تعلیم دی جائیگی اور اسکے ساتھ ادب فقہ تفسیر حدیث اور منطق کی بقدر ضرورت بھی علاوہ اسکے حساب ہندسہ فرائض کی علمی مشق کرائی جائے گی اسکے ساتھ یہ بھی انتظام کیا جائیگا کہ انگریزی خوان طلبہ کو دینیات اور عربی کی تعلیم دی جائے۔

اس وقت سرمایہ کے لحاظ سے یہ منظور ہوا ہو کہ طالب علموں کے خورد و نوش وغیرہ حوائج ضروریہ مدرسے کے جانب سے انتظام کیا جائے اسکے علاوہ جو لوگ اپنی حوائج ضروریہ کے خود متکفل ہوتے ہیں انکی تعلیم ورنیز خورد و نوش کا باخود چندہ انتظام کیا جائے گا۔ مگر اس زمانے کی حالت کے لحاظ سے یہ قطعاً معلوم ہو کہ جو حضرات دولتمند ہیں اور اپنی اولاد کو عمدہ طور پر تعلیم دلا سکتے ہیں وہ عربی تعلیم کی طرف اب تک متوجہ نہیں اور جو غریب شرفاء عربی تعلیم کے شائق ہیں وہ اس قابل نہیں ہیں کہ خود تمام مصارف کے متکفل ہوں اسلئے بڑی ضرورت اس بات کی ہو کہ خود دارالعلوم میں اہل دل کی فیاضی سے ایسا سرمایہ جمع رہے جس سے کمزرت وظائف و دیگر شرفاء کو بچو کو تعلیم دی جائے علاوہ اسکے انگریزی خوان طلبہ کو دینیات اور علوم عربیہ کی تعلیم دینے کے لیے مدرسہ انتظام کر رہا ہے مگر انکی خورد و نوش لباس وغیرہ کیلئے وظیفے اب تک مہیا نہیں ہو دی چکی سخت ضرورت ہو۔ اب تک اس صیغہ کیلئے صرف نواب محمد اسحاق خان بہادر وزیر راجپور اور حاجی محمد سمیل خان رئیس علی گڑھ نے ایک ایک وظیفہ کا دینا منظور کیا ہو۔

اسلئے ہم تمام روسائے اسلام کو اسکی جانب متوجہ کرتے ہیں اگر وہ اپنی فیاضی سے وظائف مقرر فرمائیں گے تو علاوہ ثواب اخروی کے دنیا میں انکو نیکنامی حاصل ہوگی اور انکی فیاضی سے ایک اعلیٰ نمونہ تعلیم یافتہ گروہ کا ہاتھ آئے گا جس سے اسلام کو عظمت اور مسلمانوں کو فرائض اور شگفتگی حاصل ہونگی امید کی جاتی ہو۔ ان دونوں صیغوں میں سے جس صیغے کے لیے وظیفہ وہ مقرر کرینگے اسی میں صرف کیا جائے گا۔

